احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ عید

سوموار 22 مارچ 1999ء

خطبہ نمبر 12

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 22 مارچ 1999ء - 3 ذی الحجہ 1419 ہجری - 20 - امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 65

بیت الذکر کی تعمیر

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر کوئی سجدہ گاہ تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنا تا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل بناء المساجد)

اللہ سے بھاری امید ہے کہ اس سال ایک کروڑ افراد احمدیت میں داخل ہوں گے

بیوت الذکر کی تعمیر اور مجلس مشاورت کے حوالے سے جماعت کو نصائح

جس جگہ بھی دین کی ترقی چاہتے ہو وہاں بیت الذکر بنادو اللہ خود افراد کو بھیج دے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19- مارچ 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 19- مارچ 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور ناروے کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھے جانے کے حوالے سے بیوت الذکر کی تعمیر کی برکات کا ذکر فرمایا اور جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلس مشاورت کے موقع پر بعض نصائح فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے ناروے کی بیت الذکر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس جگہ بیت الذکر تعمیر ہو رہی ہے یہ دو ایکڑ زمین 1994ء میں خریدی گئی۔ یہ شہر کے مرکزی علاقے میں عین موٹر وے پر واقع ہے۔ اگرچہ بہت مخالفت ہوئی مگر خدا کے فضل سے یہ زمین جماعت کو مل گئی۔ اب اس کا باقاعدہ سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے اس میں 1700 نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔ بیت الذکر کے علاوہ بہت بڑا ہال، ذیلی تنظیموں کے دفاتر، نمائش، لائبریری، مربی کا گھر، مہمان خانہ اور ایم ٹی اے کا سٹوڈیو بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بیوت الذکر کی تعمیر کے بارے میں کئی احادیث بیان فرمائیں۔ جن میں ذکر ہے کہ جو شخص اللہ کی خاطر اس کا گھر تعمیر کرے اللہ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔ ارشاد ہے کہ محلوں میں بیوت الذکر بنائیں۔ عمدہ تعمیر کریں اور اسے پاک و صاف رکھیں۔ حضور نے فرمایا بیوت الذکر میں نقش و نگار بنانے کی بجائے دلوں کو نقش و نگار سے مزین کرو۔ احادیث بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بھی کچھ لوگ خدا کے گھر میں درس و تدریس کے لئے جمع ہوتے ہیں اللہ ان پر سکینت نازل کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے۔ اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ بیت الذکر کی صفائی کرنے والے کا بھی حضرت نبی پاک ﷺ کو بے حد خیال رہتا تھا۔ ایک حدیث میں ہے کہ کوئی بدبودار چیز پیاز لہسن وغیرہ کھا کر اللہ کے گھر میں نہ آؤ۔ اللہ کے گھر میں داخل ہو تو عاجز ہو واپس جاؤ تو عاجز ہو۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ اللہ کے گھر کی تعمیر میں فخریہ ایک دوسرے سے آگے بڑھیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس لئے ہم نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ہم بیت الذکر کی تعمیر کے لئے عطیہ دینے والوں کا اعلان نہیں کرتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ یہ سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ اللہ کے فضلوں سے بھاری امید ہے کہ اس سال ایک کروڑ انسان احمدیت میں داخل ہوں گے۔ اس سال ہم نے بیوت الذکر کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے لئے غیر معمولی عزم ہے۔ امید ہے کہ اللہ توفیق دے گا۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جگہ دین کی ترقی کرنی ہو تو بیت الذکر بنا دو۔ خدا خود لوگوں کو کھینچ لائے گا۔ حضرت صاحب نے اس منصوبے کے حوالے سے فرمایا کہ ایک ملک کو جہاں زیادہ بیعتیں نہیں ہوتی تھیں محض چند سو ہوتی تھیں وہاں ہم نے ان کو 5 ہزار کا ٹارگٹ دیا اللہ نے ایسی برکت ڈالی کہ 35 ہزار احمدی ہو گئے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ بڑھے گا اور شاید ایک لاکھ تک جا پہنچے۔ حضور نے فرمایا بیوت الذکر کی تعمیر کے اس منصوبے پر سنجیدگی سے عمل شروع کر دیں۔

مجلس مشاورت کے حوالے سے حضور نے فرمایا 1922ء میں یہ نظام حضرت مصلح موعود نے جاری فرمایا مگر اس سے پہلے حضرت مسیح موعود کے وقت میں مجلس شوریٰ کا آغاز ہو چکا تھا اب تو یہ نظام کئی ملکوں میں پھیل چکا ہے۔ جہاں جہاں نئی بیوت الذکر بنائیں وہاں ان میں مجالس شوریٰ بھی منعقد کریں۔ حضور نے اس ضمن میں بعض دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ جو دعائیں حضور نے بیان فرمائیں وہ یہ ہیں۔

1- البقرہ- 251- اس کا ترجمہ یہ ہے- اے ہمارے رب ہمارے دلوں پر صبر انڈیل ہمارے قدموں کو ثبات دے اور کافروں کی قوم پر نصرت عطا فرما۔

2- آل عمران- 148- ترجمہ یہ ہے کہ- اے ہمارے رب ہماری کوتاہیاں بخش دے جو زیادتیاں ہم کر بیٹھے ہیں ان سے درگزر فرما ہمیں ثبات بخش اور کافروں کی قوم پر ہمیں نصرت عطا کر۔

3- بنی اسرائیل- 81- ترجمہ یہ ہے کہ- اے میرے رب مجھے اس طرح داخل فرما کہ میں صدق سے داخل ہوں اور مجھے صدق سے وہاں سے نکال اور میرے لئے اپنی طرف سے سلطان نصیر عطا کر۔

حضور نے پاکستان کی جماعتوں کے لئے خصوصی دعا کی کہ اللہ مشکلات کو ٹال دے۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی فتح دے۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے عاجزانہ اور بھرپور دعاؤں سے کام لیں۔ حضور نے دعا کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بھی بیان فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

داخلہ مدرسۃ الحفظ

○ مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 6- اپریل بروز منگل بوقت صبح 8 بجے جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔

داخلہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

1- عمر 12 سال سے زائد نہ ہو۔ (10 سال ہو تو ترجیح دی جائے گی۔)

2- پرائمری پاس ہو۔ کمزور صحت اور کمزور نظر طلباکو داخلہ کے لئے نہ بھیجیں۔

3- قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

4- درخواست پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ طالب علم کے والد اور والدہ کی طرف سے نگران مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام آنی چاہئے۔

5- درخواست پر والد / سرپرست اور والدہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہے۔

6- انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں داخلہ کے وقت پرائمری پاس سرٹیفیکٹ کی فوٹو کاپی ہمراہ لانا ضروری ہے۔ کامیاب طلبا کا دوسرے دن وکالت دیوان میں انٹرویو ہوگا۔ اور پھر طبی معائنہ ہوگا۔

(نگران مدرسۃ الحفظ)

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ فریحہ طاہر بنت ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب ڈینٹل سرجن کراچی نے امسال ہمدرد یونیورسٹی سے MBA فائنل میں اول پوزیشن لیتے ہوئے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ یونیورسٹی کی کانووکیشن جو 6- مارچ 99ء کو منعقد ہوئی اور جس کی صدارت صدر مملکت نے کی، اس میں عزیزہ کو گولڈ میڈل عطا کیا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ عزیزہ کی اس کامیابی کو اس کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ مطالعہ

ماہ مارچ 1999ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ دوم" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

خطبہ عید

آج ہم جو اپنی اولادیں پیش کر رہے ہیں یا اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں ان کو اسی نیت اور خلوص کے ساتھ پیش کریں جس نیت اور خلوص کے ساتھ ابراہیمؑ نے دعائیں مانگی تھیں اور اپنی آنے والی نسلوں کو پیش کیا تھا

خطبہ عید الاضحیہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 18- اپریل 1997ء بمطابق 18- شہادت 1376 ہش بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ صافات کی آیات 101 تا 112 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کی قبولیت کو ظاہر فرما رہی ہیں جس دعا میں آپ نے صالح اولاد کی التجا کی تھی۔ وہ دعا کیسی تھی، کس تضرع کے ساتھ کی گئی تھی، کس خلوص کے ساتھ وہ دعا مانگی گئی اس کا اظہار قبولیت کے ذریعے سے ہمارے سامنے کیا گیا ہے ورنہ بہت ہیں جو (-) دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بھی صالح اولاد عطا فرما مگر ہر ایک کی دعا مختلف رنگ میں سنی جاتی ہے۔

پس سب سے پہلی بات جو قابل توجہ ہے جماعت کے سامنے کھولنی چاہتا ہوں کہ یہ وہ سنت ابراہیمؑ ہے جو مسلسل اس وقت سے چلی آ رہی ہے اور قرآن کریم نے اس کو بارہا مختلف رنگ میں صرف ابراہیمؑ کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ اور انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے بھی پیش فرمایا لیکن ہر دعا کا نتیجہ الگ الگ نکلا اور دعا ایک ہی تھی کہ اے خدا مجھے صالح اولاد عطا فرما، تو محض الفاظ پر دعا کی قبولیت منحصر نہیں ہوا کرتی بلکہ کس الحاح، کس خلوص، کس بیقراری اور کامل سپردگی کے ساتھ دعا کی جا رہی ہے اس پر نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دعا کو کس رنگ میں قبول فرمایا جائے۔ تو الفاظ تو وہی ہیں جو دیگر انبیاء کے حوالے سے بھی ملتے ہیں اور سب مومن بھی یہی دعائیں کرتے ہیں۔ ہمیں صالح اولاد عطا فرما' ہمیں صالح اولاد عطا فرما مگر اس دعا کے بعد پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کا نشان اسی حد تک اسی رنگ میں ظاہر ہو گا جس حد تک اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کے دل پر نظر رکھتے ہوئے یہ معلوم فرمائے گا کہ کس حد تک خلوص کے ساتھ دعا کی گئی ہے۔ **اور خلوص کی دعاؤں کے بعد پھر ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی۔ پھر مسلسل ان دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ ایک محنت کا دور ہے جس کا ذکر اس قبولیت کے نشان میں ملتا ہے۔** اس حوالے سے آج ہمارے لئے یہ دعا اسی طرح مشعل راہ ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں یا اس سے پہلے یا اس کے بعد تھی مگر ان آیات پر غور کرنے سے ہمیں تربیت کے گہرے اصول بھی معلوم ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کب تک ہماری محنت اور تربیت کا دور جاری رہنا چاہئے۔ واقفین نو کے حوالے سے خصوصیت کے ساتھ میں آج کی اس عید کے خطبے میں آپ کو بعض امور ان آیات کی روشنی میں سمجھانا چاہتا ہوں۔

دعا یہ ہے (-) اے میرے رب مجھے صالحین میں سے عطا فرما (-) ہم نے اسے ایک حلیم بیٹے کی خوشخبری دی۔ لفظ ' حلیم ' میں بھی حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کا رنگ ظاہر فرما دیا گیا کیونکہ ' حلیم ' ایک ایسے بیٹے کو کہتے ہیں جو بہت ہی متوازن مزاج اور حوصلے والا ہو اور بے صبرانہ ہو اور تکلیف دہ باتوں کو بھی بڑے حوصلے اور بردباری کے ساتھ برداشت کرنے والا ہو۔ تو صالحین کا تصور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذہن میں تھا اس کا حلم کے ساتھ تعلق تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کے ذہن میں جو صالحیت کا معیار تھا اس میں وہ ساری باتیں داخل تھیں جو قبولیت کے نشان کے طور پر ظاہر ہوئیں۔ پہلی ان میں سے یہ ہے حلیم بیٹے کی دعا مانگی ہے آپ نے۔ تبھی حلیم بیٹا عطا کیا گیا اور حلم کا لفظ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ انسان کی نیکیوں میں وقار پیدا کرنے کے لئے اس کی آزمائش کے وقت جس طرح وہ اس آزمائش کے دور سے گزرتا ہے اس میں ایک عظمت پیدا کرنے کے لئے حلم بہت ضروری ہے۔

حضرت مصلح موعود (-) کے متعلق جو الہام ہوا تھا اس میں تھا "وہ دل کا حلیم ہو گا" اور لفظ دل کا حلیم ہو گا میں ایک یہ بھی مضمون تھا کہ بسا اوقات تم اس کو غصے میں بہت زیادہ تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے بھی دیکھو گے لیکن یہ نہ سمجھ لینا کہ وہ غصے میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل کا حلیم ہو گا اور ہمیشہ حضرت مصلح موعود کے سارے کردار پر یہ بات چھائی رہی کہ غصے کے اظہار کے وقت جو شدت اختیار کر جایا کرتے تھے بعد میں دل کا حلم سو طریق سے ظاہر ہوتا تھا۔ جس پر اظہار ناراضگی کا تھا اس کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے طرح طرح سے اس کی فکر کرتے تھے (-)۔

(فرمایا) اس حلم کا اول تعلق حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی ذات سے تھا کیونکہ یہ جو مضمون ہے یہ ایک حلیم باپ کے سوا کسی اور کے متعلق بیان کرنا تو در کنار سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ حیرت انگیز مضمون ہے جو اس کے بعد کھلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تک حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عمر کو نہیں پہنچے کہ وہ آپ کے ساتھ دوڑنے پھرنے لگے اور کاموں میں ہاتھ بٹانے لگے اس وقت تک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی رؤیا کا ذکر ان سے نہیں فرمایا جو قربانی کی رؤیا تھی اور ارادہ کئے ہی بیٹھے تھے کہ اس رؤیا کو میں پوری کروں گا لیکن پوری اس طرح کروں گا جیسے میرا خدا چاہے گا یا جیسا کہ میرے خدا نے مجھے حلم اور رشد عطا کئے ہیں یعنی بیٹے کی قربانی کا معاملہ ہے' بیٹے سے پوچھے بغیر نہیں لوں گا۔

اب یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم شان ہے جو اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہر لفظ پر جان فدا کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ بیٹا عطا ہوا ہے اور بڑی مرادوں اور منتوں سے مانگا ہوا بیٹا ہے اور رؤیا اس کے متعلق یہ دیکھتے ہیں کہ میں اس پر چھری پھیر رہا ہوں۔ اس چھری پھیرنے کے منظر کو آپ نے کئی طرح سے پورا فرما دیا۔ کیونکہ رؤیا نہ پورا کرنے کا تو آپ کے لئے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر ایک ایسا پہلو تھا جس پر آکر طبیعت کچھ جھجکتی تھی اور وہ آپ کے نور نبوت کی روشنی میں ایسا ہی ہونا چاہئے تھے اور وہ تھا جسمانی قربانی۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اس بیٹے یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر گھر سے نکلے اور ایک بیابان میں چھوڑنے کے ارادے سے نکلے' وہ بیابان جس کے مرکز میں خدا کا پہلا گھر بنا ہوا تھا اور جس کے پرانے آثار وہاں ابھی تک باقی تھے مگر کھوج اور ڈھونڈنے سے وہ تلاش کئے جاسکتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رؤیا کا لازماً یہی مطلب سمجھا ہوگا کہ وہ خدا کے حضور پیش کیا جانے والا بیٹا ہے' اس کی خاطر قربان ہونے والا بیٹا ہے اور اتنا انتظار کہ وہ بہت بڑا ہو جائے اور پھر میں اس سے پوچھوں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی روح کے منافی تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کا تو یہ حال تھا (-) وہ تو میرے حکم اور اس کی فرمانبرداری کے اظہار میں ایک ذرہ بھی فاصلہ نہیں پڑنے دیتا تھا۔ ہم نے کہا اے ابراہیم "اسلم" تو ہمارے سپرد ہو جا۔ اس نے کہا (-) میں تو سپرد ہوا بیٹھا ہوں میرے آقا' میرے لئے کسی انتظار کا کوئی سوال نہیں' میں ہو چکا سپرد۔ ادھر فرمایا ادھر ہو گیا۔ یہ منظر ہے آپ کی فطرت سلیمہ کا جو قرآن کریم کی آیت پیش کرتی ہے۔

پس اس رؤیا کے عملی اظہار کے لئے' اس پر عمل کرنے کے لئے ممکن نہیں تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت تک انتظار کرتے کہ بیٹے کی مرضی شامل ہو جاتی۔ اور نور نبوت سے آپ یہ بات جانتے تھے کہ کسی باپ کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کی مرضی کے خلاف اپنے بیٹے کو قربان کردے۔ ہر شخص کا ایک انفرادی حق ہے جو بہرحال قائم ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ جسمانی قربانی سے پہلے آپ نے حضرت اسماعیلؑ کے باشعور ہونے کا انتظار کیا ہے۔ اور چونکہ دل بے قرار تھا قربانی کے لئے اس لئے پہلا اظہار یہ کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس اس بیٹے کو چھوڑ دیا جو ابھی ایک ایسے کھنڈر کی صورت میں تھا جو ریت تلے دب چکا تھا۔ اس کے کوئی ظاہری نشان بھی دکھائی نہیں دیتے تھے۔ پس وہاں گئے' ان نشانات کا کھوج لگایا' ان کو معلوم کرکے اس کے قریب اپنی بیوی اور اس کے بچے کو چھوڑ گئے۔ ایک مشکیزہ پانی اور کچھ جو تھے جو پیچھے رہ گئے۔ **اور اس قربانی کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا اور حیرت انگیز طور پر اس قربانی کی قبولیت کے آثار ظاہر فرمائے' دور دور سے قافلے وہاں آنے لگے ان کے لئے ہر قسم کے پھل تحفے لائے' وہ ان کے لئے ہر قسم کی نعمتیں اور ہر قسم کی غذائیں مختلف ملکوں سے وہاں لانے لگے۔**

مگر وہ پانی کا چشمہ جس کے گرد وہ قافلے اکٹھے ہوئے تھے وہ ابتداًء ایک ظاہری پانی کا چشمہ تھا یعنی زمزم کا کنواں جو بعد میں کنواں بنا' وہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام جس مقام پر ایڑیاں رگڑ رہے تھے ان ایڑیوں کی رگڑ سے ہی وہ پانی جو پہلے سے دبا ہوا تھا اور اچھلنے کو تیار بیٹھا تھا اللہ تعالیٰ کے حکم سے عین اس لمحے وہ پھوٹ پڑا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام وہاں ایڑیاں رگڑ رہے تھے۔ تو وہ پانی جو آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ زندگی کا پانی بن گیا بلکہ بہت سی قوموں کے لئے' بہت سے قافلوں کے لئے زندگی کا پانی بنا وہ ظاہری صورت میں تو ایک مادی پانی تھا مگر آپ کے پاؤں تلے سے نکلا اور اس پانی نے قافلوں کو کھینچا کیونکہ پانی کے ظاہر ہوتے ہی بہت سے پرندے وہاں اردگرد پھرنے لگتے ہیں' بہت سے سبزے کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ پیشتر اس کے کہ وہ ان کی غذا ختم ہو جاتی اس پانی نے پرندوں کو بھی کھینچا ہوگا' ایسے آثار ظاہر ہوئے ہوں گے کہ قافلے دور دور سے دیکھ کر پانی کی تلاش میں وہاں پہنچتے ہوں گے۔

پس وہی آپ کی ایڑی سے نکلنے والا پانی آپ کی جسمانی غذا اور قوت کا موجب بھی بن گیا اور اسی پانی سے جب وہ روحانی رنگ میں ظاہر ہوا تو عرب کا صحرا ہی نہیں سارا عالم سرسبز و شاداب ہو گیا۔ یعنی وہ پانی جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ **تو کس طرح اللہ تعالیٰ کی حکمت کی باتیں ہیں' کیسے لطیف انداز ہیں ایک دعا کی قبولیت کیسے کیسے رنگ دکھاتی ہے دنیاوی فوائد بھی رکھتی ہے' مگر اس دعا کرنے والے کے رنگ ہیں' اس کی قربانی کی روح ہے جو دراصل دعا کا رنگ لاتی ہے اور ہمیشہ اس دل کی روح اور جذبے کا قبولیت دعا سے ایک تعلق ہوا کرتا ہے۔** پس (-) دیکھنے میں ایک عام سی دعا ہے۔ اے میرے رب مجھے صالح عطا فرما۔ لیکن صالح' صالح کا فرق ہوا کرتا ہے۔ صالح مانگنے والے کا فرق ہوا کرتا ہے۔ آپ نے کس شان کا صالح مانگا تھا۔ وہ شان ہے جو بعد کی آنے والی آیات جو اس کے معاً بعد آرہی ہیں اس شان کو ظاہر کر رہی ہیں۔

پس اس دوران کہ وہ اپنی اس عمر کو پہنچا کہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ دوڑتا پھرتا' کاموں میں حصہ لیتا تھا' حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تربیت کی طرف توجہ کی ہے اور ایسی عظیم الشان تربیت کی ہے کہ اس کے نتیجے میں ناممکن تھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ اس قربانی میں شامل نہ ہو جاتا جیسے باپ نے سر تسلیم خم کیا تھا اسی طرح وہ بھی سر تسلیم خم نہ کرتا۔ تو یہ دوسرا پہلو ہے جو اولاد کو نیک چاہنے والوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے ورنہ ان کی ساری دعائیں بیکار جائیں گی اور باطل ٹھہریں گی۔ **وہ لوگ جو اپنی اولاد کے لئے "من الصلحین" کی دعائیں تو کرتے ہیں لیکن ہمہ وقت ان کی ایسی تربیت نہیں کرتے جس کے نتیجے میں اولاد کو صالح بننا چاہئے اولاد کے لئے اور چارہ نہ رہے سوائے اس کے کہ وہ صالح بن جائے اور پھر اس سارے عرصے میں دعائیں ساتھ جاری رہنی چاہئیں۔**

یہ وہ مضمون ہے جس کو یہ آیات پیش کر رہی ہیں کہ جوانی تک حضرت اسماعیلؑ کی ایسی تربیت فرمائی کہ جب وہ اس عمر کے مقام کو پہنچے جہاں بلوغت کے نتیجے میں انسان اہم فیصلے کر سکتا ہے مگر ابھی کامل بلوغت نہیں تھی "معه السعی" کا مطلب ہے وہ دوڑتے پھرنے والی عمر تھی۔ یعنی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اٹھارہ سال کا ہو گیا۔ دس بارہ سال کا جو عمر کا زمانہ ہے وہی لڑکپن کا زمانہ ہے جو اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے ان لفاظ "معه السعی" سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت آپ نے حضرت اسماعیلؑ کو الگ کرکے ان سے ایک بات پوچھی' پہلے انہیں ایک بات بتائی اور وہ بات یہ تھی (-) اے میرے بیٹے میں ایک خواب دیکھتا ہوں یعنی مسلسل یہ خواب مجھے دکھائی جا رہی ہے۔ ایک لمبے عرصے سے یہ خواب دیکھتا چلا جا رہا ہوں۔ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں (-) ایک عجیب بیان ہے' بہت ہی دلکش اور خوبصورت' میرے بیٹے غور کر کہ تیری کیا رائے ہے اس بارے میں (-) میری رائے؟ میری رائے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں جو اللہ کا حکم ہے۔ (-) مجھ پر جو گزرے گزر جائے اے میرے باپ تو یقیناً مجھے اللہ کے فضل کے ساتھ' اگر وہ چاہے گا تو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ **اب یہ جو قبولیت دعا کا عظیم الشان اظہار ہے یہ تاریخ عالم میں اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔** ایسا بیٹا جس کو قربان کرنے کا حکم بار بار دیا جا رہا ہے اور عملاً قربان کر بیٹھے ہیں۔ بے آب و گیاہ وادی میں اس کو پھینک آئے ہیں۔ اس بیٹے کو عملاً جسمانی طور پر ذبح کرنے کے انتظار میں وہ وقت کاٹا ہے لیکن اس کی مرضی کو شامل کئے بغیر اس بات پر دل آمادہ نہیں ہوتا اور بیٹے کی تربیت مسلسل ایسے رنگ میں کی گئی ہے کہ جب وہ قربانی کا وقت آتا ہے تو کہتا ہے اے میرے باپ تو کر گزر جو تجھے حکم دیا گیا ہے (-) اور مجھے تو ضرور اللہ کے فضل کے ساتھ اگر وہ چاہے گا تو صابرین ہی میں سے پائے گا۔ (فرمایا) پس وہ جب دونوں اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر بیٹھے۔ پہلے تو 'اسلم' کے منظر میں حضرت ابراہیمؑ اکیلے ہی مخاطب تھے اب وہ دو ہوگئیں جو خدا کی رضامندی میں اپنے آپ کو' اپنی روح کو کلیتہً خدا کے قدموں پہ ڈال دیتے ہیں۔ (-) جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور آپ نے اسے پیشانی کے بل گرا دیا۔ یعنی پیشانی کے رخ زمین پہ ڈال دیا تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں' اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے قربانی کرنا یہ حضرت ابراہیمؑ جیسے نہایت نرم دل اوّاہ منیب انسان کے لئے تو بہت ہی مشکل کام تھا۔ اور یہ قربانی وہ انسان کر رہا ہے جس کا دل بے انتہا نرم تھا۔ قرآن نے گواہی دی ہے کہ یہ ابراہیمؑ کوئی سخت دل انسان نہیں تھا۔ اس کا تو بات بات پر دل پگھل جایا کرتا تھا۔ اس قوم کے لئے بھی اس کا دل پگھل گیا جو حضرت لوط کی قوم تھی جس کی طرف عذاب کے فرشتے آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جو محاورہ استعمال فرمایا ہے وہ عجیب ہے "ہم سے ان کے بارے میں جھگڑنے لگا"

ابراہیمؑ جو کامل تسلیم و رضا کا مرقع تھے ایسے کہ دنیا کی آنکھ' آسمان کی آنکھ نے کبھی اس سے پہلے ایسا نہیں دیکھا تھا جہاں کسی قوم کی ہلاکت کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ پیار کے اظہار کے طور پر کہتا ہے وہی ابراہیم (-) جو حلیم تھا' جو ہر وقت میرے سامنے جھکا رہتا تھا ان لوگوں کے لئے مجھ سے جھگڑنے لگا اور دلیلیں دینے لگا کہ اے خدا کیوں ان کو بچالے' کیوں ان سے درگزر فرما۔ یہ جو ابراہیم ہے' یہ ہے کامل ابراہیم کا نقشہ جو حیرت انگیز ہے اس موقع پر "اوّاہ منیب" کے لئے کتنا مشکل کام ہوگا اپنے بیٹے کو ذبح کرنا۔ اس لئے اوندھے منہ ان کو لٹایا پیشانی کے بل (-) ہم نے پھر ابراہیم کو یہ آواز دی کہ اے ابراہیم (-) تو نے اپنی رؤیا پوری کر دی۔ (-) ہم اسی طرح محسنین کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اب اس میں ایک اہم بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ شدید ترین قربانی کے باوجود جہاں تک دل کی نرمی کا تعلق ہے وہ اسی طرح قائم رہنی چاہئے اور قائم رہتی ہے اور جتنا زیادہ دل نرم ہو اتنا ہی قربانی اور زیادہ عظیم ہوتی چلی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے اس مضمون کو ایک ایسے رنگ میں بھی بیان فرمایا ہے جس کی طرف عام توجہ نہیں جاتی۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ قربانی کا جانور جہاں تک روایات ہیں وہ ایک جھاڑی میں پھنسا ہوا تھا لیکن حضرت مسیح موعود (-) نے اسے کشفی رنگ میں بھی بیان فرما دیا ہے یعنی جتنے امکانی پہلو تھے حضرت مسیح موعود (-) ان پر غور کر کے ان کو قبول فرماتے اور ہماری ہدایت کے لئے ان کو کھول کھول کر بیان فرمایا کرتے تھے۔

ایک نقشہ آپ نے یہ کھینچا ہے کہ ابراہیمؑ نے عملاً اس وقت جس پر چھری پھیری ہے وہ ان کا اپنا بیٹا ہی تھا مگر معلوم ہوتا ہے اس وقت آنکھیں بند ہوئی ہیں اور ایک کشفی حالت میں ایک ربوبیت کی حالت پیدا ہو گئی اور پھر کچھ نظر نہیں آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اس عرصہ میں وہ جانور وہاں جھاڑی میں پکڑا گیا' اس عرصے میں آپ اٹھے ہیں' اس جانور کو پکڑ کر لاتے ہیں' بیٹے کو چھوڑتے ہیں۔ اس کی گردن پر چھری پھیرتے ہیں گویا سارا منظر آپ کے شعور سے غائب ہو گیا اور جب چھری پھیری ہے تب اللہ تعالیٰ نے آواز دی ہے (-) تو نے رؤیا پوری کر دی تو دیکھا کہ وہ جانور تھا نہ کہ اسماعیلؑ تھے۔ ایک یہ بھی اس کی قبولیت کا امکانی رنگ تھا جس کو حضرت مسیح موعود (-) نے اس لطیف رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ پس جو بھی صورت تھی جب وہ قربانی کی چھری چلانے لگے یا جب کشفی حالت میں کچھ معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور قربانی کی چھری چلا دی۔ دونوں صورتوں میں خدا نے یہ آواز دی (-) تو نے اپنی رؤیا پوری فرما دی۔ یہاں تک تو مضمون بالکل واضح اور کھلا کھلا ہے اور کسی غیر معمولی تدبر کی ضرورت نہیں پڑتی کہ اس مضمون کو انسان سمجھ جائے۔ ایک دردناک واقعہ ہے جو دردناک واقعات میں سے ایک ایسا استثنائی عظیم رنگ رکھتا ہے کہ اس کی مثال دنیا کے بیان کردہ واقعات میں کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ لیکن اس میں جو بات آخر پر بیان فرمائی گئی ہے وہ تعجب کی بات ہے۔ وہ یہ ہے (-) تو نے جو رؤیا پوری کر دی یہ جزاء ہے تیرے محسن ہونے کی یعنی ہم ان بندوں کو جو محسن ہیں قربانیوں کی جو رؤیا دکھاتے ہیں یا قربانیوں کی طرف جب بلاتے ہیں تو ان کی جزاء یہ ہوتی ہے کہ پورا کرنے کی توفیق بخشا کرتے ہیں۔

یہ ایک ایسا مضمون ہے جو حیرت انگیز لطافت بھی رکھتا ہے اور عظمت بھی رکھتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ احسان کی جزاء صرف نعمتیں اور مختلف قسم کے فضلوں کا نازل ہونا ہے۔ **جو اعلیٰ درجے کے محسن ہیں ان کی جزاء بھی قربانیاں ہی ہوا کرتی ہے۔ جتنا بڑا محسن ہو گا اتنی ہی بڑی اس کی جزاء ہو گی اور سب سے بڑی جزاء قربانی کی توفیق عطا فرمانا ہے۔** چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی دعا اپنے لئے مانگا کرتے تھے (-) کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی قربان گاہیں بھی دکھا اور قربانیاں جس طرح تیرے حضور پیش کرنی ہیں وہ طریق بھی سکھا۔ تو فرمایا (-) اے خدا کی راہ میں اپنے آپ کو پیش کرنے والو یاد رکھو کہ جو منتیں باندھو گے جن قربانیوں کے ارادے کرو گے ان کی توفیق اگر محسن ہو گے تو تمہیں ملے گی ورنہ تمہیں انہیں پورا کرنے کی توفیق بھی نہیں ملے گی۔

پس مسلسل محسن بننا یعنی اللہ تعالیٰ سے ایسا معاملہ رکھنا جیسے آپ خدا کو دیکھ رہے ہوں اور خدا آپ کو دیکھ رہا ہو اور اس حالت میں زندگی بسر کرنا کہ مسلسل دل سے یہ آواز اٹھے (-) پاک ہے وہ جو مجھے دیکھ رہا ہے' پاک ہے وہ جو مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس وقت پھر قربانیاں کرنے کی توفیق یہ جزاء ہے نہ کہ نیک عمل' نیک عمل کی جزاء قربانیاں ادا کرنے کی توفیق ہے۔ یہ عظیم الشان مضمون ہے جس سے آگے پھر جزاء پھوٹتی ہے جو لامتناہی ہے۔ وہ جزاء جو اس سے پیدا ہوتی ہے اس کا کوئی کنارہ دکھائی نہیں دیتا۔ وہ ہمیشہ جاری رہنے والی ایک جزاء ہے جس کا ذکر قرآن کریم مختلف جگہوں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے فرماتا ہے۔

(فرمایا) تُو تو رؤیا پوری کر چکا اور کئی کئی رنگ میں پوری کر چکا (-) اس طرح رؤیا پوری کرنے کی توفیق عطا کرتے ہوئے ہم محسنین کو جزاء دیا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ جزاء ہے کہ اس مصیبت میں پڑنا اور بسلامت نکل آنا یہ کوئی آسان بات نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کا غیر معمولی فضل نہ ہو ایسی عظیم منتیں مانگ کر ان کو پورا نہیں کیا جا سکتا (-) یہ جو توفیق بخشی گئی ہے یہ تو بہت بڑی بلاء تھی' بہت بڑی آزمائش تھی اور ایسی آزمائش جو کھلی کھلی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھانک رہی تھی یعنی بلاء کو "عظیم" نہیں بلکہ "مبین" فرمایا گیا ہے ابراہیمؑ کو جس آزمائش کے دور سے خدا نے گزارا وہ اتنی کھلی کھلی آزمائش تھی کہ اس میں کوئی شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے لٹا کر ذبح کرنے کی آزمائش یہ کوئی مخفی رنگ تو اپنے اندر نہیں رکھتی۔ جو مخفی رنگ رکھنے والی آزمائشیں تھیں وہ پہلے پوری کی جا چکی تھیں۔ اس وقت اس بات پر رضامند ہونا فرمایا یہ جزاء ہے۔ جو ہم نے ابراہیمؑ کو دی۔ (-) یقیناً بلاء مبین تو یہی ہوا کرتی ہے' کھلی کھلی آزمائش اس کو کہا کرتے ہیں یہ ہوتی ہے۔

(فرمایا) اور ہم نے اس کو یعنی اسماعیلؑ کو ایک بڑی قربانی کے ذریعہ فدیہ دے کر بچا لیا۔ اس سلسلے میں پہلے بھی بارہا ذکر کر چکا ہوں کہ یہاں وہ بکرا یا مینڈھا جو جھاڑی میں پھنسا ہوا تھا وہ ذبح عظیم نہیں تھا۔ حضرت اسماعیلؑ کے مقابل پر اس کی حیثیت کیا تھی کہ وہ "ذبح عظیم" کہلائے۔ پس یہاں "فدیناہ بذبح عظیم" سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ وہ بکرا بڑا عظیم تھا جس کے ذریعے ہم نے اسماعیلؑ کو بچایا۔ مراد ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کا دور بڑا عظیم ہے جس میں ایک نہیں سینکڑوں ہزاروں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی قیامت تک لاکھوں کروڑوں انسان اسماعیل کی طرح اپنی گردنیں پیش کریں گے اور ان کی گردنیں قبول کی جائیں گی۔ ان کا خون زمین میں بہایا جائے گا۔ یہ وہ ذبح عظیم ہے جس کی طرف یہ آیت اشارہ فرما رہی ہے اور جزاء' محسنین کی جزاء یہ بنی ہے کہ ایک بیٹے کی قربانی پر حضرت ابراہیمؑ آمادہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے قربانیوں کا ایک سلسلہ جاری فرما دیا' تا قیامت نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری فرما دیا۔

(فرمایا) یہ جزا ہے جو مکمل ہوئی ہے۔ قیامت تک جب تک لوگ خدا کے حضور اپنی پیاری چیزیں' اپنی جان سے زیادہ عزیز زندگیاں اور وجود اور اپنے تعلق رکھنے والے قربان کرتے چلے جائیں گے اس وقت تک ابراہیمؑ کو سلام پہنچتا رہے گا۔ حیرت انگیز بات ہے ایک واقعہ قربانی کا اور وہ بھی ایسا کہ آزمائش میں ڈال کر پھر اس آزمائش کے انتہائی دکھ سے بھی بچا لیا گیا۔ اس کا اتنا بڑا بدلہ؟ یہ اتنا بڑا بدلہ اس دعا کی گہرائی سے تعلق رکھتا ہے ورنہ کتنے ہیں جو صالحین کی دعا کرتے ہیں ان کو ایسا بدلہ ملتا ہے۔ پس پھر میں آپ کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ جو اولاد آپ نے خدا کے حضور پیش کی ہے یا آئندہ کریں گے یہ دعائیں اگر پہلے نہیں تھیں تو اب کرتے رہیں کہ اے اللہ تعالیٰ اس قربانی کو اسماعیل کی قربانی کا رنگ عطا فرما۔ **یہ ایسی قربانیاں ہوں کہ قیامت تک ان سے آگے پھر قربانیاں پھوٹتی رہیں اور ایک عظیم قربانی کا رنگ عطا فرما۔ یہ ایسی قربانیاں ہوں کہ قیامت تک ان سے آگے پھر قربانیاں پھوٹتی رہیں اور ایک عظیم قوم پیدا ہو جو ان قربانیوں کی یاد کو عملاً اپنی جانیں تیرے حضور پیش کر کے زندہ رکھتی رہے۔** اور ہر ایسی قربانی کے منظر کے وقت لاکھوں کروڑوں دلوں سے یہ آواز اٹھے (-) سلامتی ہو ابراہیمؑ پر کتنا بڑا احسان کیا

ہے۔

پس "سلام علیٰ ابراہیمؑ" کی آواز جو آئندہ نسلوں سے اٹھنی ہے اس نے محسنین کا یہ معنی بھی ہمیں دکھادیا کہ ابراہیم بہت بڑا محسن تھا اس کی نسل سے وہ عظیم نبی برپا ہونا تھا جس کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا ہے۔ وہ عظیم نبی برپا ہونا تھا جس نے قربانیوں کے لامتناہی سلسلے قیامت تک جاری کردینے تھے۔ پس اتنا بڑا محسن انسانیت کا یعنی براہ راست نہ سہی اللہ کے حوالے سے سہی مگر اس کے دل کی آرزوؤں کو آسمان نے قبول کیا اور آسمان سے وہ رحمت برسائی جس کا نام رحمۃ للعالمین ہے یہ بھی تو ابراہیمؑ کے احسانات میں سے ایک ہے جو انسانیت پر کئے گئے، آئندہ آنے والی نسلوں پر کئے گئے پس فرمایا جو محسن ہو، اس شان کا محسن ہو اس کی آزمائش بھی بہت بڑی ہونی تھی۔ اور اس آزمائش پر اسے پورا اترنے کی توفیق بھی ہم نے عطا کرنی تھی اور جب وہ آزمائش پر پورا اتر جاتا تو مقدر تھا کہ آئندہ اس کی آنے والی دور کی نسلوں میں بھی وہ قربانی جاری رہے اسی جذبے کے ساتھ جاری رہے اور ہر قربانی کے دل سے یہ آواز اُٹھے (۔) اے ابراہیمؑ تجھ پر سلام ہو، بڑا عظیم الشان وجود تھا۔

آج جبکہ حج کے موقع پر لکھو کھا انسان تمام دنیا سے اکٹھے ہوتے ہیں وہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے ابراہیمؑ پر بھی سلام بھیجتے ہیں۔ پس دیکھو خدا تعالیٰ کتنا ذرہ نواز ہے۔ حیرت کی بات ہے کبھی کسی عمل کو اس جزاء سے اتنا بُعد نہیں ہوگا جتنا اس چھوٹے سے عمل کو اس جزاء سے ہے جو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جزاء کے طور پر آپ کو عطا کی گئی۔ پس ایک بچے کو قربان کردینا یہ عملاً اس سے پہلے ہوتا رہا ہے۔ بہت سے بچے ایسے بھی تھے، بہت سی بیٹیاں ایسی بھی تھیں جن کو ماں باپ نے خود بتوں کی بھینٹ چڑھادیا، فرضی دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھادیا لیکن اس کی جزاء نہیں، اس کی سزا ان کو جہنم کے وعدے کے طور پر دی گئی جہاں ایک خدا کا محسن بندہ ہے جو قربانی پیش کرتا ہے عملاً اس وقت اس سے وہ قربانی نہیں لی جاتی مگر اس رنگ میں وہ قربانی پوری کردی جاتی ہے کہ اللہ فرماتا ہے تو پوری کرچکا، تیری طرف سے یہ قربانی قبول ہوگئی۔ لیکن آئندہ اس کے نام کو اتنا بلند کرنا، اتنا روشن کرنا کہ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بائبل میں لکھا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ آسمان کو دیکھ اور بتا کہ کیا یہ ستارے گن سکتا ہے۔ ابراہیمؑ نے جواب دیا نہیں۔ صحرا کی ریت کو دیکھ کیا تو ریت کے ذرے گن سکتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا نہیں۔ فرمایا میں تیری نسل، ذریت میں اتنی برکت دوں گا آسمان کے ستاروں کی طرح وہ شمار نہیں ہوگی۔ ریت کے ذروں کی طرح اس کا شمار ممکن نہیں ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ کا احسان ان قربانیوں کے مقابل پر جو پیش کی جاتی ہیں اتنا زیادہ اور اتنا وسیع اور اتنا عظیم اور بلند مرتبہ ہو جاتا ہے اور پھر ہمیشہ جاری رہنے والی وہ جزاء ہے جس پر کوئی کنارہ ختم ہونے کا نہیں آیا کرتا۔ اس سے بڑھ کر قربانیوں کی اور کیا مثال پیش کی جا سکتی ہے جس کے نتیجے میں دل ہر قربانی کے لئے تیار ہوں اور اچھلیں اور اپنا ذرہ ذرہ اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس سے بڑھ کر شاندار مثال آپ کو کہیں اور دکھائی نہیں دے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بیان بھی اسی طریق پر فرمایا اور یہ سارا ذکر کرنے کے بعد فرمایا "سلام علیٰ ابراہیمؑ"

(فرمایا) تم پہلے کذالک نجزی المحسنین" سے ڈر نہ جانا یہ نہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ مصیبت ہی میں مبتلا کرکے احسان کی جزاء دیا کرتا ہے۔ مصیبتوں میں مبتلا کرنا احسان کی جزاء اس لئے بنتا ہے کہ جب وہ انسان اس امتحان میں پورا اترے پھر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جزاء کا سلسلہ ہو اس کی انتہاء ہی کوئی نہیں رہتی۔ فرمایا اس طرح ہم نے ابراہیمؑ کو پہلے قربانی کی توفیق بخشی، پھر اس قربانی کو قبول کرتے ہوئے لامتناہی جزاء کا سلسلہ جاری فرمادیا، (۔) یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

اس مضمون کو سمجھنے کے بعد جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہمیں اپنی زندگیوں میں اسے جاری کرنے کی پر خلوص کوشش کرنی ہے اور توفیق وہی ملے گی جس کی ہمارے دلوں کو اور نیتوں کو توفیق ملتی ہے۔ ہماری دعائیں اس دل کی گہرائی سے اٹھنے والے مقام سے تعلق رکھتی ہیں جس مقام سے وہ دعائیں اٹھ رہی ہیں اور وہ دعائیں بسا اوقات ہونٹوں سے بھی اٹھا کرتی ہیں اور گلے تک بھی نہیں اترا کرتیں۔ بعض دفعہ گلے سے نیچے دل تک پہنچ جاتی ہیں مگر دل کی سطح پر رہتی ہیں بعض دفعہ اور گہرا دل میں ڈوب جاتی ہیں۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا دل کی اس گہرائی سے اٹھی ہے جس سے پرے کسی گہرائی کا کوئی تصور ممکن نہیں ہے اور جتنا یہ دعا جھکی تھی خدا کے حضور اتنا ہی اس کو رفعت عطا کی گئی، جتنا اس میں حوصلہ تھا، جتنا اس دعا میں حلم تھا، جتنا اس میں وسعت تھی اسی نسبت سے یہ دعا قبول فرمائی گئی۔

تو سب سے پہلے تو اپنی دعاؤں کی اصلاح کریں اور اپنی دعاؤں میں وہ گہرائی پیدا کریں ورنہ ہونٹوں سے اٹھنے والی دعائیں ہونٹوں سے ہی قبول ہوں گی اور اس سے زیادہ ان کا کوئی نیک اثر آپ نہیں دیکھیں گے۔ **پس دعاؤں کو صالح کرنا اور ان کے اندر گہرائی اور خلوص پیدا کرنا، تسلیم و رضا پیدا کرنا یہ سب سے اہم نکتہ ہے جس کو سمجھے بغیر ہم قبولیت دعا کے راز سمجھ ہی نہیں سکتے۔ پھر مسلسل ان دعاؤں کی نیک اعمال سے پیروی کرنا اور اپنی اولادوں کی نگرانی کرتے چلے جانا تاکہ خدا تعالیٰ کے حضور یہ اسی طرح نشوونما پاکر بڑے ہوں جیسا ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہوں اور اسی طرح وہ قبول کئے جائیں۔** جہاں تک انسان کے بس کی بات ہے اس سے زیادہ نہیں پھر آگے جو سلسلہ شروع ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر انسانی تصور سے بہت بڑھ کر اتنا کہ اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتا، اتنا جزاء کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور پھر وہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔

پس خدا کے حضور ہم جو اپنی اولادیں اور بچے پیش کر رہے ہیں یا اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں ان کو اسی نیت اور اسی خلوص کے ساتھ پیش کریں جس نیت اور خلوص کے ساتھ ابراہیمؑ نے دعائیں مانگی تھیں اور اپنی آنے والی نسلوں کو پیش کیا تھا۔ انہی رستوں میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کی دعاؤں کی قبولیت کا معراج بن کر اٹھے ہیں اور اتنی بلندی تک، اتنی رفعتوں تک جا پہنچے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ کس شان کا نبی ہے جو مجھے عطا کیا جائے گا۔ یہ رفعتیں جو آنحضرت ﷺ کو نصیب ہوئی ہیں یہ واقعۃً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذہن کی پہنچ سے باہر تھیں۔ اور اسی مضمون کو میں پہلے دوسرے وقتوں میں کھول چکا ہوں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جو مانگا تھا بہت بڑا مانگا تھا لیکن جو عطا کیا گیا ہے اس سے بہت بڑا عطا کیا گیا ہے جو مانگا گیا تھا۔ یہ بھی ایک محسنین کی جزاء کا رنگ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت رکھتی ہے اور اسی رنگ سے پھر محسنین کو جزاء دی جاتی ہے۔ اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے آپ کو یہ سمجھایا گیا۔ پس "کذالک نجزی المحسنین" میں یہ بھی ایک ایک بہت عظیم بات ہے کہ یہ سلام کسی کس و ناکس کے حوالے سے نہیں پہنچ رہا محمدؐ رسول اللہ کے نام کے ساتھ تجھے سلام پہنچے اور یہی وہ سلام ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔ اب تمام دنیا کی مذہبی عبادتوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں وہ ساری قومیں جو ابراہیمؑ کو مانتی ہیں وہ بڑی عظمت دیتی ہیں ان کی کسی مذہبی عبادت میں ابراہیم پر سلام بھیجنا داخل نہیں ہے۔ جب تک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لائے اس وقت تک اس تمام عرصے میں جو حضرت ابراہیمؑ کی بعثت کے بعد گزرا، رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک گزرا کہیں آپ کو ابراہیمؑ پر سلام بھیجنے کا کوئی ذکر نہیں ملے گا اور جس سلام کا وعدہ دیا گیا ہے اس کی رفعت اور اس کی عظمت کو بھی بیان فرمایا گیا ہے، فرمایا ایسا سلام جو محمدؐ رسول اللہ کے حوالے سے دیا گیا ہو۔

آج جب بھی آپ درود پڑھتے ہیں اور کل جب بھی درود پڑھیں گے اور ہمیشہ پڑھتے چلے جائیں گے جب سے درود شروع ہوا ہے ابراہیمؑ کے نام کا سلام ہمیشہ سے اس درود میں شامل فرمادیا گیا اور اس نام کا سلام آج بھی پہنچ رہا ہے اور کل بھی پہنچے گا اور وقت گزرنے کے ساتھ ان دونوں کا شمار ممکن نہیں رہے گا جو یہ سلام ابراہیمؑ کو بھیج رہے ہیں۔ پس فرمایا

(-) ابراہیم پر سلام ہو مگر کیسا سلام (-) اب دیکھو ہم کتنی رحمت کرنے والے ہیں۔ انسان کی قربانیوں کو خواہ بظاہر چھوٹی ہوں ان کے دل کے پیمانوں سے ناپتے ہیں اور دل میں جتنی بھی عظمت ہو اور دل جتنا بھی خدا کے حضور جھکا ہوا ہو اسی نسبت سے ہم ناپ ناپ کر ان کے بدلے دیتے ہیں اور پھر ان کو بڑھا دیتے ہیں اور اتنا بڑھا دیتے ہیں کہ دل کے تصور میں بھی وہ بات نہیں آسکتی۔

یہ سلوک ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کرتا ہے اب یہ ہمارے سامنے ہے مگر یاد رکھیں کہ اس کی توفیق کہ کس حد تک اپنی دعاؤں کو پاک اور صاف کریں۔ کس حد تک اپنی اولاد کو ان دعاؤں کے مطابق ڈھالنے کی توفیق پائیں یہ توفیق بھی اللہ ہی سے ملے گی اور صرف دعائیں ہی نہ کریں اپنی دعاؤں کے صالح اور دعاؤں کے پاک ہونے کے لئے بھی دعا کیا کریں "ایاک نعبد وایاک نستعین" میں یہ مضمون بھی داخل کرلیں کہ اے خدا تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں مگر عبادت کے رنگ بھی تجھ سے ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں "ایاک نستعین" تیری مدد کے بغیر ہم کوئی عبادت نہیں کرسکتے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس انکسار کے مقام تک خدا ہمیں پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے گا جس کے نتیجے میں وہ خود ہی ہمیں سمجھائے گا کہ دعا کیسے کرنی ہے اور کیا کرنی ہے۔ خود ہی ان دعاؤں کے نتیجے میں قربانیوں کی توفیق بخشے گا۔ خود ہی ان قربانیوں کو قبول فرمائے گا اور ان کی جزاء اتنی عظیم ہوگی کہ ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ ہم اس دنیا سے گزر جائیں گے مگر ہماری قربانیوں کا پھل آنے والی نسلیں ہمیشہ ہمیش کے لئے کھاتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رنگ میں خدا کے حضور اپنی جان، اپنے مال، اپنے وقت اپنی عزت اور اپنی اولادوں کو قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آئیے اب آخری دعا میں شامل ہوں گے۔ آج کے بقیہ پروگراموں سے متعلق میں ایک وضاحت کردینا چاہتا ہوں کہ اس عید کو جس کو عامۃ الناس میں بڑی عید کہا جاتا ہے جو عید الاضحیہ قربانیوں کی عید ہے اس عید کے فرائض کی ادائیگی کے معاً بعد چونکہ لوگوں نے قربانی کرنی ہوتی ہے یا قربانی سے تعلق رکھنے والی خوشیاں منانی ہیں یعنی قربانی کا گوشت خواہ خود نہ بھی دے رہے ہوں مگر اس دن یہ خاص طور پر گوشت کھانے کی خوشیوں کا دن بن جاتا ہے۔

اب یہ جو گوشت کھلایا جاتا ہے اس کی لذت میں اضافہ تبھی ہوگا اگر آپ ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد اور حج پر جو قربانی خدا کے حضور پیش کی جاتی ہے اس کو پیش نظر رکھیں ورنہ خالی بوٹیاں کھانے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، صرف پیٹ خراب ہوگا۔ اس طرح کھائیں کہ یاد کریں کہ یہ قربانی جو دی گئی تھی یہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کی قربانی کا ایک مظہر تھی اور ہم جو قربانیاں دے رہے ہیں یہ ہمیں یاد دلا رہی ہیں کہ اصل قربانی ذبح عظیم ہے پس جب قربانی کا گوشت کھاؤ تو یاد رکھو تمہیں اپنی جان، مال، بچوں کی قربانی ہے جو خدا کے حضور پیش کرنی ہے۔ اور وہی اصل عید ہے جو مومن کو یہ قربانیاں یاد دلاتی ہیں تو اس کو نہ بھولیں۔ اور اب چونکہ ساری دنیا میں یہ خطبہ سنا جارہا ہے اس لئے انگلستان کے حوالے سے تو شاید ممکن نہ ہو مگر سب دنیا میں یہ ممکن ہے کہ غریبوں کو اس قربانی میں خصوصیت سے یاد رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے گھر کے لئے رکھے ہوئے گوشت کے علاوہ یا نظام جماعت کی معرفت یا اپنے طور پر براہ راست غریبوں میں گوشت تقسیم کریں کیونکہ یہ وہ ایک دن ہے جس میں کئی بلکہ لاکھوں کروڑوں غریب ایسے ہوں گے جن کو بس اسی دن گوشت نصیب ہوتا ہے۔ تو یاد رکھیں کہ اس کی لذت میں جب تک آپ غرباء کو شامل نہ کریں آپ کا دل لذت پا ہی نہیں سکتا۔ یعنی حقیقی لذت نہیں پا سکتا۔ پس جہاں تک ممکن ہے زیادہ سے زیادہ غرباء میں گوشت تقسیم کریں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نظام جماعت کی معرفت بھی کریں اور خود بھی اپنے گردو پیش نظر ڈال کر جہاں تک توفیق ہے اس اہم اور قربانی میں شامل عمل کی توفیق پائیں کیونکہ یہاں غریب کو گوشت پہنچانا بھی آپ کی قربانی کا ایک جزو بن جائے گا اور یہ جزو آپ کی لذت میں اضافہ کرے گا۔

یہ وہ نصیحت ہے مختصر جو میں آپ کو اس سلسلے میں کرنی چاہتا ہوں اور اب ہم دعا کروائیں گے لیکن مقامی طور پر جو نصیحت ہے جو باتیں بیان کرنی ہیں وہ یہ ہیں کہ اس عید کے معاً بعد مصافحہ نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ جس قربانی کا میں نے ذکر کیا، جن مصروفیات کا ذکر کیا ہے وہ اس بات میں مانع ہوتی ہیں کہ عید کے بعد دیر تک لوگوں کو بٹھایا جائے۔ جہاں تک جمعہ کا تعلق ہے اس سلسلے میں پہلے یہ فیصلہ تھا کہ ساڑھے بارہ بجے جمعہ ہو جائے کیونکہ بعض فقہاء جن میں حضرت امام مالک بھی شامل ہیں ان کا یہ فتویٰ تھا یا ہے کہ عید والے دن جمعہ کو سورج کے زوال سے پہلے بھی پڑھا جاسکتا ہے مگر اکثر فقہاء اس بات کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حدیث سے جو استنباط کیا گیا ہے وہ درست نہیں اور جو تسلیم کرتے ہیں وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنا چونکہ امکان ہے یہ نکل سکتا ہے معنی اس لئے ہم اس کو حرام تو نہیں کہیں گے مگر غیر معمولی حالات میں اس وقت کا خلیفہ اگر فیصلہ کرے تو ایسا کیا جائے ورنہ نہ کیا جائے۔

تو ساری دنیا میں جہاں بھی جمعہ پڑھا جا چکا ہے وہ ان کے لئے تو بات پرانی ہوگئی مگر جنہوں نے ابھی پڑھنا ہے کیونکہ نصف دنیا ایسی ہے جس نے ابھی جمعہ پڑھنا ہے ان کو یہ نصیحت ہے کہ وہ عید والے دن عید الگ پڑھیں اور جمعہ الگ پڑھیں اور جمعہ کے زوال کا انتظار کریں۔ تو اس سے پہلے میں نے ساڑھے بارہ بجے کا اعلان کروایا تھا وہ زوال کے وقت سے پہلے کا ہے اس کو میں نے تبدیل کر دیا ہے۔ اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایک بجے پورے اذان شروع کریں گے اور جب تک جمعہ شروع ہوگا اس وقت تک زوال ہو چکا ہوگا سورج کا اور اس دفعہ جمعہ کا خطبہ بہت مختصر دوں گا تاکہ واجبی طور پر سنت پوری ہو اور اس کے بعد آپ لوگ فارغ ہوں گے۔ پھر جہاں جہاں بھی آپ نے اپنے مختلف جگہ اڈے بنائے ہوئے ہیں قربانیوں کے گوشت کے تکے بنانے کے وہ آپ جا کے شوق سے کریں۔ تو اس مختصر وضاحت کے بعد آئیے ہم دعا میں شامل ہو جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 6 جون 1997ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 22۔مارچ۔1999ء

12-25 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-30 a.m.	البانین پروگرام۔
2-00 a.m.	درس القرآن۔98-12-21
3-20 a.m.	انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
4-25 a.m.	چینی زبان سیکھئے۔
5-05 a.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
5-35 a.m	چلڈرنز کارنر۔ پروگرام از راولپنڈی
6-15 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-20 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ۔ جلسہ سالانہ امریکہ کی روئیداد۔
8-20 a.m.	اردو کلاس۔99-3-20
9-25 a.m.	چینی زبان سیکھئے
9-55 a.m	انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات
11-05 a.m.	تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں
11-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ پروگرام از راولپنڈی
12-30 p.m.	درس القرآن 98-12-21
1-55 p.m.	لقاء مع العرب۔95-8-15
3-55 p.m.	اردو کلاس
4-05 p.m.	انڈونیشین پروگرام۔
5-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
5-40 p.m.	نارویجین زبان سیکھئے۔
6-10 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ فٹ بال فائنل پاکستان۔
6-40 p.m.	تقریر۔ از حافظ مظفر صاحب۔ دعوت الی اللہ۔
7-10 p.m.	بنگالی سروس۔
8-10 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
9-20 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 14
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔درس ملفوظات۔
11-35 p.m.	اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 23۔مارچ۔1999ء

12-40 a.m.	لقاء مع العرب۔

1-45 a.m. ترکی پروگرام۔امام مہدی۔
2-20 a.m. کوئز۔روحانی خزائن۔
3-10 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
4-20 a.m. نارویجین زبان سیکھئے
5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ نمبر 14۔
6-20 a.m. لقاءمع العرب۔
7-40 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔فٹ بال فائنل۔پاکستان۔
8-05 a.m. اردو کلاس۔
9-30 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
9-50 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
11-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ نمبر 14۔
12-30 p.m. پشتو پروگرام۔تقریر۔
12-55 p.m. کوئز۔روحانی خزائن۔
1-45 p.m. لقاءمع العرب۔
2-45 p.m. اردو کلاس۔
3-50 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-40 p.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
6-10 p.m. خطبہ جمعہ
7-15 p.m. بنگالی سروس۔
7-50 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
9-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔تلفظ قرآن۔
9-15 p.m. چلڈرنز کارنر۔واقفین نو۔
9-45 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔درس الحدیث۔
11-30 p.m. اردو کلاس۔

☆☆☆☆☆☆

بدھ 24۔مارچ 1999ء

12-35 a.m. لقاءمع العرب۔
1-50 a.m. نارویجین پروگرام۔
2-10 a.m. ہماری کائنات۔
2-40 a.m. تقریر۔یوم مسیح موعود۔
3-15 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
4-25 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
5-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔تلفظ قرآن کریم۔
6-10 a.m. لقاءمع العرب
7-10 a.m. چلڈرنز کارنر۔واقفین نو۔
7-40 a.m. اردو کلاس۔
8-45 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
9-20 a.m. تقریر۔یوم مسیح موعود۔
9-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
11-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔خبریں
11-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔تلفظ قرآن کریم۔
12-05 p.m. سواحیلی مذاکرہ۔سیرت النبی ﷺ
12-55 p.m. درس الحدیث۔ سواحیلی ترجمہ کے ساتھ۔
1-15 p.m. ہماری کائنات
1-50 p.m. لقاءمع العرب۔
2-50 p.m. اردو کلاس۔
3-55 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 p.m. جرمن زبان سیکھئے۔
6-10 p.m. تبرکات۔ تقریر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ اجتماع لجنہ 1961ء
6-25 p.m درویش قادیان کا انٹرویو۔
6-55 p.m. بنگالی سروس۔
7-45 p.m. بنگالی سروس۔
7-55 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
9-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
10-00 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔تاریخ احمدیت۔
11-30 p.m. اردو کلاس۔

جمعرات 25۔مارچ 1999ء

12-45 a.m. لقاءمع العرب۔
1-45 a.m. فرنچ پروگرام۔
2-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدۃ
2-40 a.m. احمدی ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ شمارہ نمبر 14۔
3-10 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
4-15 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
6-10 a.m. چلڈرنز کارنر۔مقابلہ حفظ۔
6-25 a.m. لقاءمع العرب۔
7-30 a.m. تبرکات۔لجنہ اجتماع 1961ء
7-45 a.m. درویش قادیان کا انٹرویو۔
8-15 a.m. اردو کلاس۔
9-20 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
9-50 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
11-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔مقابلہ حفظ۔
12-05 p.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 3-3-97
1-10 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ شمارہ نمبر 14۔
1-40 p.m. لقاءمع العرب۔
3-00 p.m. اردو کلاس۔
3-50 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-40 p.m. عربی زبان سیکھئے۔
5-55 p.m. فرام دی آرکائیوز۔ مجلس سوال وجواب۔
7-05 p.m. بنگالی سروس۔
05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
9-15 p.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن کریم
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-35 p.m. اردو کلاس۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم خدا بخش ناصر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بھانجی عزیزہ شازیہ بنت ڈاکٹر میاں منصور احمد صاحب شدید بیمار ہے۔ لاہور کے ایک ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم میجر (ر) عبداللطیف صاحب نائب امیر ضلع لاہور ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔ صحت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مکرم حمید اسلم قریشی ایڈووکیٹ وفات پاگئے

○ مکرم حمید اسلم قریشی صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔لاہور مورخہ 24۔ فروری 1999ء کو شام ساڑھے پانچ بجے وفات پاگئے۔ ان کی عمر 68 سال تھی۔ موصوف نے لمبا عرصہ اہم جماعتی خدمات انجام دیں۔ جماعتی مقدمات میں پورے خلوص اور وفا کے ساتھ پیش ہوتے رہے۔ ان کی جماعتی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ پیشہ وارانہ خدمات کے علاوہ آپ حلقہ راج گڑھ کے صدر رہے' لاہور کے سیکرٹری تعلیم القرآن اور قاضی رہے قائد ضلع اور قائد علاقہ کی خدمات بھی انجام دیں۔ احباب کرام سے موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد ممتاز صاحب کارکن دفتر مال کے والد محترم میاں شیر محمد صاحب ولد میاں علی محمد صاحب احمد نگر میں مورخہ 99-3-6 عمر 65 سال وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ محترم مولوی محمد اسلم بٹ صاحب نے پڑھائی۔ بعد میں انہیں ربوہ عام قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا اور مولوی محمد اسلم بٹ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مخلص داعی الی اللہ تھے۔ موصوف حضرت المصلح الموعود کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

○ مکرم شریف احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ حال کینیڈا کے بڑے بھائی مکرم منیر احمد جاوید صاحب نبی سررود ضلع عمرکوٹ سندھ عمر 52 سال 99-2-11 کو وفات پاگئے۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اہلیہ اور دس بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمائندہ روزنامہ الفضل کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ۔ نمائندہ روزنامہ "الفضل" اپنے دورہ کے دوران قصور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ حافظ آباد تشریف لا رہے ہیں احباب جماعت احمدیہ و عہدیداران جماعت احمدیہ سے خصوصی طور پر تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

ضروری اعلان

○ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن جو کلاس پریپ تا کلاس V (پنجم) پر مشتمل ہے کے لئے نئے تعلیمی سال جس کا آغاز اپریل 1999ء میں ہو رہا ہے۔ سے کاپیوں کی تعداد میں نمایاں کمی (تقریباً 50 فی صد تک) کر دی گئی ہے۔ جس کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔ جملہ والدین نئے سال کی کتب خریدتے وقت مندرجہ ذیل کے مطابق ہی کاپیاں خرید فرمائیں۔

1۔ کلاس پریپ۔ کل (4) کاپیاں بشمول آرٹ اور کلاس I تا کلاس V کل چھ کاپیاں بشمول آرٹ فی کلاس

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

مقابلہ مضمون نویسی
ششماہی

ششماہی اول کے لئے مضمون کا عنوان "خلافت رابعہ کی تحریکات" مقرر ہے۔ مضمون مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31۔ مارچ 1999ء ہے۔ ناظمین اطفال زیادہ سے زیادہ اطفال سے مضامین لکھوا کر مرکز بھجوائیں۔

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 20- مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ
22- مارچ- غروب آفتاب 6-24
23- مارچ- طلوع فجر 4-44
23- مارچ- طلوع آفتاب 6-06

عالمی خبریں

کسووو مذاکرات ناکام فرانس میں ہونے والے کسووو امن مذاکرات پھر ناکام ہو گئے ہیں۔ مصالحت کنندگان نے اس کا ذمہ دار سربیا کو قرار دیا ہے جبکہ مسلمانوں نے معاہدے پر دستخط کرنے پر رضامندی ظاہر کردی ہے امریکہ نے سربیا کو تنبیہ کی ہے کہ سربیا کے پاس ابھی تھوڑا وقت ہے کہ وہ اس معاہدے پر دستخط کردے ورنہ نیٹو کی فوجیں اس پر حملہ کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ گذشتہ چھ ماہ میں امن مذاکرات کامیاب کرانے کی یہ دوسری کوشش تھی جو ناکام ہو چکی ہے۔ اور اس کا اصل ذمہ دار سربیا کے صدر سلوبودان مائلوسیوک کو ٹھہرایا جا رہا ہے۔

بہار میں خونریزی بھارت میں صوبہ بہار میں نچلی ذات کے ہندوؤں نے اونچی ذات کے جاگیرداروں کی بستی پر شب خون مارا اور 35- مردوں عورتوں بچوں اور جوانوں کا قتل عام کیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق یہ شب خون فروری میں بائیس اور جنوری میں گیارہ کسانوں کے بے دردی سے قتل عام کا انتقام لینے کے لئے کیا گیا۔ بہار کی حکومت نے مرکزی حکومت سے فوج کی مدد طلب کرلی ہے گذشتہ دو ماہ کے دوران مرکزی حکومت نے اسی سلسلے میں دو مرتبہ صدر راج نافذ کرنے کی کوشش کی لیکن بہار حکومت بچ گئی۔

روس میں بم دھماکہ جنوبی روس کے شہر ولادی کوکازیں میں خوفناک بم دھماکے کے نتیجہ میں ساٹھ افراد ہلاک اور سو سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ یہ دہشت گردی کی واردات تھی۔ یہ شہر جس میں دھماکہ ہوا ہے چیچنیا کی سرحد سے 5 کلومیٹر دور ہے۔ صدر یلسن نے علاقے میں سیکیورٹی حکام کو بھیج دیا ہے۔

عراق پر حملے امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے عراق پر شدید حملے جاری ہیں جن میں امریکی اور برطانوی جہازوں نے عراقی ریڈار اور مواصلاتی نظام پر شدید حملے کئے۔ امریکہ کے کہنے کے مطابق یہ حملے عراقی طیاروں کی طرف سے "نوفلائی زون" کے خلاف ورزی کرنے پر کئے گئے۔ ان حملوں میں ہونے والے نقصان کی کوئی اطلاع فی الحال نہیں مل سکی ہے۔

امریکہ اقوام متحدہ کا نادہند امریکہ اقوام متحدہ کے واجبات کے سلسلے میں بہت بڑا نادہندہ ہے اور اگر اس نے جلد ہی 25 کروڑ ڈالر ادا نہ کئے تو امریکہ کا جنرل اسمبلی میں ووٹ کا حق ختم ہو جائے گا۔ یہ واجبات اس رقم کے علاوہ ہیں جس کی امریکی کانگریس نے ستمبر تک ادا کرنے کی منظوری دی ہے۔ اگر امریکہ نے یہ رقم ادا نہ کی تو اگرچہ اس کا جنرل اسمبلی میں ووٹ کا حق ختم ہو جائے گا لیکن اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اس کا ووٹ برقرار رہے گا۔

عراقی باشندے حج پر چلے گئے تقریباً 18- ہزار عراقی باشندے حج کے لئے سعودی عرب میں داخل ہو چکے ہیں۔ سعودی وزیر داخلہ شہزادہ نایف بن عبدالعزیز نے کہا ہے کہ ان عراقی عازمین حج کے ویزا فیس ختم کر دی گئی ہے اور ان کے دیگر اخراجات بھی شاہ فہد خود برداشت کریں گے۔ عراق کے ایک صدارتی ترجمان محسن نعیم نے کہا ہے کہ یہ عراقی باشندے حج کے اخراجات برداشت کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بہرحال یہ عمل امریکہ کی عراق پر عائد کردہ پابندیوں کے خلاف عمل میں لایا گیا ہے اور امریکہ اس پر چپ ہے۔

لاکربی کیس کا جھگڑا امریکہ نے ایک دفعہ پھر لیبیا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ 6- اپریل 1999ء تک لاکربی کیس میں ملوث اپنے دو باشندوں کو اس کے حوالہ کردے تاکہ ان پر آئرلینڈ کی عدالت میں مقدمہ چلایا جا سکے۔ لیبیا میں امریکہ کے سفیر نے کہا ہے کہ لیبیا اور امریکہ کے تعلقات کا انحصار اسی بات پر ہے کہ ان دونوں لیبیا کے باشندوں کو قرارداد کے مطابق مقدمہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے یا نہیں۔

ملکی خبریں

واجپائی کا بیان بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ ہم نے 1947ء میں ہونے والی برصغیر کی تقسیم کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس لئے پاکستان کو چاہئے کہ وہ بھی کشمیر پر اپنا موقف بدلنے کی کوشش کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کے ساتھ برابری کی بنیادی پر دوستی چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ مستقبل میں مختلف شعبوں میں پاکستان کے ساتھ تعلقات کو فروغ ملے گا۔ امن کی قوتوں کو تقویت ملے گی اور جغرافیائی منظر تبدیل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا دونوں ملکوں کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود ہیں۔ اب دوستی کے سوا کوئی متبادل راستہ نہیں۔ انہوں نے پاکستان کے ساتھ کنفڈریشن قائم کرنے کے سلسلے میں کہا کہ اب اس پر کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ یہ باتیں انہوں نے سٹار ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔

بم دھماکے کی سازش ناکام وزیر اعظم محمد نواز شریف کے جلسہ میں بم دھماکے کی سازش ناکام بنا دی گئی۔ اس بات کا انکشاف وفاقی وزیر برائے محنت و افرادی قوت شیخ رشید احمد نے کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رتہ امرال میں خون کی ہولی کھیلنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا لیکن بروقت اطلاع ملنے پر وزیر اعظم کا دورہ ملتوی کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں تین دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جن کا تعلق لشکر جھنگوی سے بتایا جاتا ہے۔

وزرائے خارجہ پاکستان اور بھارت کا مشترکہ اعلامیہ سری لنکا میں پاکستانی وزیر خارجہ سرتاج عزیز اور ان کے بھارتی ہم منصب جسونت سنگھ نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ویزہ شرائط نرم کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ تجارتی امور اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں تعاون کے لئے بھارتی وفد اگلے ماہ پاکستان کا دورہ کرے گا۔ مشترکہ بیان میں دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد بحال کرنے کے لئے اقدامات پر زور دیا گیا ہے۔ مسئلہ کشمیر سمیت تمام معاملات کو طے کرنے کی کوششیں تیز کرنے پر بھی اتفاق رائے پایا گیا۔

پارلیمانی تنازعہ طے ہوگیا وزیر اعظم معائنہ کمیشن کے چیئرمین چوہدری عبدالغفور نے گذشتہ روز بے نظیر کے خلاف ریمارکس پر قومی اسمبلی میں معافی مانگ لی اور اسطرح یہ جھگڑا طے پاگیا۔ انہوں نے کہا کہ میری تقریر کے دوران کسی جملے سے اگر دوستوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو میں ایوان کے تقدس اور پارلیمانی روایات کی خاطر معافی چاہتا ہوں۔

سودی بنکاری کے متعلق ریمارکس
اسلامی نظام کے نفاذ یا سودی بنکاری کے خاتمے کے لئے اگر حکومت کو مہلت دی گئی تو وہ پھر اس کے خلاف اپیل کر سکتی ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 23- مارچ بروز منگل یوم پاکستان کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی للذا اس تاریخ کا شمارہ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
فون: 211158 (گلی کے اندر)

ایک بار پھر پہلے سے زیادہ بچت کے ساتھ
جرمن ہومیوپیتھک سیل بند ادویات سے تیار کردہ
ہومیوپیتھک ادویات
تمام پوٹینسیوں میں قیمت اب صرف 9 روپے
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

ہمارے ہاں جستی روم کولر، گیزر، کوکنگ رینج، روم ہیٹر ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل الیکٹرونکس
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
5114822
5118096

جدید کمپیوٹر برائے فروخت
Pentium II 266 MMX,
SVGA Monitor, 32 MB RAM,
3.2 GB Hard Disk, Zoltrix Speakers,
1.44 FD, CD ROM 4800 Infra.
NAVEED AHMAD
7.00 a.m. to 7.00 p.m.
(Ph: 04524-211257)

ریفریجریٹرز، ڈی فریزرز، ایئر کنڈیشنرز، واشنگ مشین، ٹی وی ڈیلرز
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ، جوجا مال بلڈنگ، ٹیپال گراؤنڈ
لاہور
7223228
7357309

کیور ویٹ ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور ویٹ میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 771 ,04524-213156